احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر 19

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

منگل 11- مئی 1999ء - 24 محرم الحرام 1420 ہجری - 11- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 103

اللہ کے پسندیدہ قطرے

حضرت امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کو دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ آنسو جو اللہ کی خشیت سے گرا ہو۔ اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو راہ مولیٰ میں بہایا گیا ہو۔

(جامع ترمذی ابواب فضائل الجہاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو کہیں تو بہرِ خدا آج ذکرِ یار چلے

راہ خدا میں جان دینے والوں کی قربانیوں کا حسین و دلکش تذکرہ

افغانستان، پاکستان، ہندوستان، انڈونیشیا اور یورپ میں احمدیت کی خاطر جانیں قربان کرنے والوں کا بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بتاریخ 7- مئی 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 7- مئی 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کے حسین و دلکش تذکرہ کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضور نے فرمایا عزیزم مرزا غلام قادر احمد کے تذکرے کے ساتھ کثرت سے راہ خدا میں جان دینے والوں کا ذکر چل پڑا ہے۔ ایسے لوگوں کا بھی ذکر ہو رہا ہے جن کو عام طور پر بھلا دیا گیا تھا۔ حضور نے فیض کا شعر پڑھا

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو کہیں تو بہر خدا آج ذکر یار چلے

حضور نے افغانستان میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کے ضمن میں صاحبزادہ محمد سعید جان اور صاحبزادہ عمر جان کے راہ خدا میں جان دینے کا ذکر کیا جن کو قید کیا گیا اور قید میں صرف نمک اور روٹی دیتے تھے جس سے ایک دردناک اور اذیت ناک موت رفتہ رفتہ ان کو نصیب ہوئی۔ ان کی اسیری کا یہ عرصہ 8-9 ماہ تھا۔ ان کی وفات 1917ء میں ہوئی۔ حضور نے فرمایا ان کا نام عظیم جاں نثاروں میں شامل ہے۔ افغانستان ہی کے حضرت سید سلطان احمد صاحب اور حضرت سید حکیم کو بھی اسی طرح قید کر کے نمک اور خشک روٹی کھلائی گئی جس سے ان کی انتڑیاں گل گئیں اور آخر کار وہ راہ مولا میں قربان ہو گئے ان کے جان قربان کرنے کا سال 1918ء ہے۔ انبالہ کے حاجی میراں بخش اور ان کی اہلیہ محترمہ کو 13-14 اگست 1940ء کی رات گیارہ بجے اس وقت راہ مولا میں قربان کیا گیا جب وہ گھر میں سو رہے تھے۔ ان کی بیعت 1904ء کی تھی نہایت سرگرم داعی الی اللہ تھے۔ صوبیدار خوشحال خان صاحب کو 29- مئی 1942ء کو راہ میں مولا میں قربان کیا گیا احمدیت کی برکت سے ان کو یہ معجزہ نصیب ہوا کہ 30-32 نسلوں سے ان کے خاندان میں دو بیٹے ہوتے تھے ایک لاولد مر جاتا تھا مگر ان کو اللہ نے 9 بیٹے 3 بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں عطا کیں۔ حضور نے ان کے اہل خانہ کو ہدایت کی کہ وہ اپنی موجودہ تفاصیل حضور کو بھیجیں۔

حضور ایدہ اللہ نے انڈونیشیا میں راہ مولا میں جان قربان کرنے والوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ عظیم قربانیاں ہیں جو جلی قلم سے لکھی جائیں گی۔ 1945ء میں چونگ کی جماعت جو جزیرہ ناسک ملایا میں تھی وہاں ماشوری نامی ایک انتہا پسند تنظیم نے 16 احمدیوں کو راہ مولا میں قربان کیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چوک میں سرعام ہلاک کیا گیا۔ مگر ایک نے بھی واپسی کی راہ اختیار نہ کی۔ ایک اور جماعت ساکیانگ میں اسی تنظیم کے دہشت گردوں نے 14 احمدیوں کو راہ خدا میں قربان کیا۔ 45-1941ء کے عرصہ میں انتہا پسندوں نے ایک احمدی ماکازی صاحب کو جیل میں ڈالا جہاں وہ راہ مولا میں قربان ہو گئے۔ حضور نے فرمایا راہ مولا میں قید کئے جانے والے جو مرتے ہیں وہ راہ خدا میں جان دینے والے کہلاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یورپ کے راہ خدا میں جان قربان کرنے والے پہلے احمدی البانیہ کے شریف دوتسا صاحب تھے جن کو کمیونسٹ حکومت نے ہلاک کر دیا۔ صوبہ سرحد میں اکرم خان چارسدہ ضلع پشاور میں 10- جنوری 1950ء کو راہ مولا میں قربان کئے گئے۔ دعوت الی اللہ اور مطالعہ کتب سے ان کو خاص دلچسپی تھی۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے موضع ڈب آباد کیا ایک نامی گرامی بدمعاش نے بندوق کا فائر کر کے ان کو راہ مولا میں قربان کر دیا ان کی عمر بوقت وفات 76 سال تھی۔ محترم چوہدری محمد حسین صاحب کو 22- فروری 1952ء کو احراری موومنٹ کے دوران خیرپور میرس میں راہ مولا میں قربان کیا گیا۔ انڈونیشیا میں چیانگ ڈام کی جماعت میں ایک انتہا پسند پارٹی دار السلام نے مغربی جاوا کے علاقے میں چھ احمدی مرد و زن کو راہ مولا میں قربان کیا۔ ان کی تاریخ وفات 4- مارچ 1953ء ہے۔ لاہور کے جاں نثاروں میں 1953ء میں مارشل لاء کے نفاذ سے پہلے ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس کو، 6- مارچ کو محمد شفیق برماوالے صاحب کو مغلپورہ میں اور ٹی آئی کالج کے احمدی طالب علم میاں جمال احمد کو 17 سال کی عمر میں راہ مولا میں قربان کیا گیا یہ سائیکل پر جا رہے تھے۔ یہ 6- مارچ 1953ء کا واقعہ ہے کہ ایک مخالف ہجوم نے ان کو پتھر مارے یہ سائیکل سے اتر گئے ہجوم ان کی طرف بڑھا تو ایک ہمدرد نے ان کو کہا جمال! احمدیت سے انکار کر دو میں تمہیں بچا لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ جان بچانے کے لئے احمدیت سے انکار نہ کروں گا۔ ان کو چاقوؤں کے وار کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ ان کے قاتلوں میں سے ایک پاگل ہو کر اور دوسرا اندھا ہو کر مرا۔ محترم مرزا کریم بیگ صاحب فلیمنگ روڈ کو مار کر نعش آگ میں پھینک دی گئی۔ 8- مارچ 1953ء کو لاہور میں حوالدار عبدالغفور صاحب اور ایک احمدی عطار کو راہ مولا میں قربان کیا گیا۔

آخر میں حضور نے قادیان میں 1947ء کے پر آشوب دنوں میں حفاظت مرکز کی خاطر جان دینے والوں کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ ان دنوں میں قادیان میں لگ بھگ ایک لاکھ مسلمانوں کو خوراک مہیا کی گئی اور ان کو پناہ دی گئی۔ یہ مسلمان اطراف کے علاقوں سے پناہ لینے کے لئے قادیان جمع ہو گئے تھے۔ حضور نے فرمایا راہ مولا میں جان دینے والوں کا یہ تذکرہ جاری رہے گا۔ آج حضور نے قریباً پونے گھنٹے کا خطبہ دیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم قدرت ثانیہ

○ امراء کرام، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 27- مئی "یوم قدرت ثانیہ" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقہ میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹس ارسال فرماویں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مطالعہ کتاب برائے خدام

○ خدام کے مطالعہ کے لئے مئی 99 میں حضرت مسیح موعود کی کتب حجۃ الاسلام اور سچائی کا اظہار مقرر ہیں۔ خدام کثرت سے ان کا مطالعہ کریں اور قائدین مطالعہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم)

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے، اس میں ۸۴ سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آیت الکرسی کے فضائل اور اس میں موجود مضامین کا نہایت روح پرور بیان

علوم کے جو باب تاریخ نے ہمارے سامنے کھولے ہیں ہر نئے باب کے کھلنے کا اس آیت کریمہ سے تعلق ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 12-فروری 1999ء بمطابق 12 تبلیغ 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 256 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہاں سب سے پہلے لفظ اللہ رکھا گیا ہے اور اسی لفظ کی تشریح ہے پھر- یہ اسم باری تعالیٰ ہے جس کے آگے تمام آیت الکرسی اسی لفظ اللہ کی مختلف صفات پر روشنی ڈالنے والی ہے- صرف اللہ- اس کا ایک ترجمہ یہ ہو سکتا ہے- بس اللہ ہی اللہ ہے- اور ایک وہ ترجمہ بھی جو ہمارے ہاں باخدا درویشوں کی زبان پر ہمیشہ سے جاری رہا ہے- اللہ ہی اللہ' اللہ ہی اللہ- اور حقیقت یہ ہے کہ جب انسان دعا سے بھی عاجز آ چکا ہو اتنا بیمار ہو اور کچھ پیش نہ جائے تو اس کے منہ سے اللہ ہی نکلتا ہے پھر- اور وہی اس کے لئے دعا بن جاتی ہے- میرے نزدیک سب دعاؤں سے زیادہ جامع دعا لفظ "اللہ" ہے اور بیمار بھی اللہ ہی اللہ کہتا رہتا ہے پس آیت الکرسی میں جو مضامین بھی بیان ہوئے ہیں وہ لفظ اللہ کے تابع ہیں- اللہ کا اسم ذاتی بھی اللہ ہی ہے اور حضرت مسیح موعود (-) نے اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے- لیکن جہاں جہاں بھی حسب موقع ضرورت پیش آئے میں حضرت مسیح موعود (-) کے حوالے بھی آپ کے سامنے پیش کروں گا- سب سے پہلے تو ترجمہ مکمل کرنا چاہتا ہوں- زندہ اور قائم بالذات ہے- الحی 'القیوم' زندہ ایسا زندہ نہیں جسے کسی اور نے زندہ رکھا ہوا ہے- القیوم کے ساتھ الحی لفظ کو باندھ دیا گیا ہے یعنی خود زندہ ہے اور قائم بالذات ہے- (-) یہ اس کا ایک طبعی تقاضا ہے' الحی القیوم کا کہ اس کے بعد لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا ٹکڑا آنا چاہئے تھا- اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند- جو قائم بالذات ہو اسے نیند آ ہی نہیں سکتی- نیند کا نہ آنا تو انسان کی بیماری ہے' اس کی کوئی اعلیٰ صفت نہیں ہے- نیند کا آنا ثابت کرتا ہے کہ انسان تھک چکا ہے- اور اس کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے کچھ دیر کے لئے اس کو نیند چاہئے اور اونگھ بھی نیند ہی کا پیش خیمہ ہے- اس لئے سنۃ کو پہلے رکھا گیا کہ نہ تو اسے اونگھ پکڑتی ہے' نہ نیند- جیسے کہ انسان بہت تھک جائے اور مزید توجہ کے ساتھ کام نہ کر سکے تو اونگھتا رہتا ہے- کاموں میں اونگھتا ہے اور پھر بوریت کے نتیجے میں بھی اونگھتا ہے- بعض دفعہ انسان تھکا ہوا نہ بھی ہو مگر ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس مجلس میں بیٹھنا اس کے لئے بوریت پیدا کرتا ہے مثلاً دینداروں کی مجلس میں وہ لوگ جو بے دین ہوں اور جو باتیں سمجھ سکتے ہوں مگر پھر بھی بیٹھے اونگھتے رہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ان باتوں میں دلچسپی کوئی نہیں ہے- دلچسپی زندہ رکھتی ہے اور دلچسپی اونگھ کا علاج بھی ہے- تو ان آیات کا باہمی تعلق اس طرح بنے گا کہ اسے تو ہر چیز میں جو اس نے پیدا کی ہے دلچسپی ہے اگر وہ اونگھے گا تو کائنات مٹ جائے گی- اور کائنات کا سہارا ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہیں ہو سکتا- اگر ایک لمحہ بھی اس سے غفلت برتے گا تو کائنات کا وجود باقی نہیں رہے گا- اور غفلت نہ برتنے کا ایک طبعی عمل ہے جس میں زیادہ توجہ کی ضرورت نہیں کہ خدا زور لگا رہا ہے کہ غفلت نہ برتوں- بلکہ چونکہ اسی کی چیز ہے اس لئے اپنی چیز کی ہمہ وقت حفاظت کے لئے انسان طبعاً مائل ہو جاتا ہے اور ایسا شخص جس کو اس کے لئے محنت اور تکلیف نہ اٹھانی پڑے وہ کیوں نہ مائل رہے تو (-) اسے ایک لمحہ کے لئے بھی اونگھ نہیں پکڑتی کیونکہ ہمہ وقت وہ اپنی مخلوقات میں دلچسپی رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کی دلچسپی کا فقدان کائنات کے لئے موت ہے- اور اس نے چونکہ ایک ارتقائی نظام جاری کیا ہے جو ازل سے ابد تک جاری ہے اس کی ساری کائنات صرف ہم ہی تو نہیں جو اس دنیا میں ہیں- پس ازل سے کتنی ہی کائناتوں کا مالک چلا آیا ہے- کتنی ہی کائناتوں کو زندگی بخشتا رہا ہے اور یہ تسلسل ٹوٹ نہیں سکتا- اگر خدا کی ذات میں ازلیت ہے اور ابدیت ہے تو اس کی مخلوقات میں بھی اس کی بناء پر ازلیت اور ابدیت ہو گی- پس ولا نوم اونگھ کی اگلی شکل ہے- نوم کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ اسے عربی میں کہا جاتا ہے کہ النوم اخت الموت- موت کی بہن ہے اور موت انسانوں کے لئے آرام کی جگہ ہے- انسان اپنی زندگی گزار کے جب تھک جائیں تو پھر وہ موت کو طلب کرتے ہیں ایک نعمت اور راحت کے طور پر- اس لئے موت کی شکل نیند ہے' نیند میں بھی وقتی طور پر وہ راحت مل جاتی ہے- پس اگر کسی کو نیند آئے اگرچہ بیمار خواتین بھی میرے پاس آتی ہیں اور بعض بیمار مرد بھی ایسے آتے ہیں جو پاگل پن کے قریب پہنچ جاتے ہیں اور بعض پاگل ہو بھی جاتے ہیں کہ ان کو نیند نہیں آتی حالانکہ نیند موت ہی کی تو ایک شکل ہے- زندگی شعور کا نام ہے- زندگی ہمہ وقت چیز کو دیکھنے اور سمجھنے کا نام ہے تو کیوں وہ سو جانا چاہتے ہیں دراصل وہ موت ہی کی ایک قسم چاہتے ہیں- اور جب نیند نہ آئے تو موت کی دعائیں کرتے ہیں اور بعض دفعہ کہتے بھی ہیں کہ ہمارے لئے اب موت کی دعا کرو نیند نہیں آ رہی- یعنی موت نہیں آ رہی اس لئے موت کی دعا کرو- یہ ایک ہی لفظ کے دو متبادل اظہار ہیں- پس اللہ تعالیٰ جسے کوئی اونگھ تک نہیں آتی اسے نوم کیسے آئے گی- اور نوم آرام اور راحت کا دوسرا نام ہے- تھکے ہوئے آدمی کو ضرورت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز تھکاتی نہیں کیونکہ وہ ازل سے ابد تک رہے گا اور اس میں یہ ایک گہری حکمت ہے کہ اسے کوئی چیز تھکاتی کیوں نہیں- تھکانے کے لئے تبدیلیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جس ذات میں تبدیلی کوئی نہ ہو وہ تھک سکتی ہی نہیں- تمام سائنسدان اس پر متفق ہیں- کوئی عقل والا اس سے اختلاف کر ہی نہیں سکتا کہ انسانی زندگی میں ہمہ وقت تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور وہی تبدیلیاں ہیں جو دراصل انسان کو بوڑھا کرتی چلی جاتی ہیں' اسے تھکا دیتی ہیں' اور بالآخر موت کی طرف اس کی حرکت ہوتی ہے- یعنی اس کا آخری رخ موت ہو جاتا ہے- تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق میں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں تفصیل سے بیان کیا تھا کہ آپ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ خدا کی ذات میں تبدیلی کوئی نہیں- جہاں اس کی ذات کے ساتھ تبدیلی کا تصور باندھیں گے وہیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک تبر رکھ دیں گے- یعنی آپ تو نہیں تبر رکھ سکتے مگر آپ کے تصور میں جو خدا ہے وہ ختم ہو جائے گا- یعنی جہاں تبدیلی آئے وہاں خدا کا وجود ختم- جس کا مطلب ہے وہ تھک بھی جائے گا- تبدیلی تھکاوٹ کو چاہتی ہے اور تبدیلی کے نتیجہ میں لازماً پھر یا گہری نیند آنی چاہئے یا موت واقع ہو جانی چاہئے-

پس خدا کی ذات ہر تبدیلی سے پاک ہے- یہ وہ مسئلہ ہے جس کو دنیا کے عظیم ترین فلسفیوں نے بھی اٹھایا ہے اور اس سے نپٹتے نپٹتے تھک گئے ہیں اور پہلے بھی ایک دفعہ میں نے بیان کیا تھا کہ سب سے اعلیٰ بات جو فلسفے کی دنیا میں سب سے چوٹی کی بات کہی گئی ہے اس معاملہ میں وہ یہ ہے کہ خدا وجہ اول ہے اور وجہ اول ہونے کی وجہ سے اس میں تبدیلی ہو نہیں سکتی- کیونکہ تبدیلی ہو تو وہ وجہ اول نہیں

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنتا- یہ ایک پیچدار فلسفیانہ مسئلہ ہے جسے اکثر لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ یا بچے اور جوان اس کو نہیں سمجھ سکیں گے جن کو پہلے سے ہی فلسفہ میں دلچسپی نہ ہو وہ اس مضمون کی باریکیوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اتنا یقینی امر ہے اسے سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ جو ذات تبدیل ہوگی وہ کم وبیش ہوگی اور گھٹے گی اور بالآخر اس کی قوت ختم ہو جائے گی۔

پس خدا تبدیل نہ ہونے کی وجہ سے دائمی قوت رکھتا ہے اور اس کی دائمی قوت کائنات کے دائمی وجود کی وجہ بنتی ہے۔ سورۃ البقرہ میں آیت الکرسی پر ذرا غور کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ کتنی عظیم الشان آیت ہے۔ اس آیت کو سمجھ لیں تو ساری کائنات کا وجود سمجھ آجاتا ہے۔ اس آیت کو سمجھ جائیں تو خدا تعالیٰ کو اگرچہ انسان سمجھ تو نہیں سکتا مگر اس کے تعلق میں جتنا بھی اس پر خدا روشن ہو سکتا ہے وہ اس آیت الکرسی سے روشن ہو جائے گا۔ (-) وہ مالک ہے جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے اسی کا ہے۔ یہ بھی اس آیت کے پہلے ٹکڑوں کا ایک طبعی نتیجہ ہے جو نکالا گیا ہے۔ اگر اس کا ہے تو وہ اس کا خیال کرے گا۔ اور اسے اونگھ نہیں آتی اور نیند نہیں آتی کیونکہ اس کا ہے سب کچھ اور اسے اس نے زندہ رکھنا ہے۔

(فرمایا) کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کر سکے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ جب سب کچھ اسی کا ہے تو ان کو بخشنا بھی تو اسی کا فیصلہ ہوگا۔ اور اگر بخشنا اسی کا فیصلہ ہے تو اس کی مرضی کے خلاف کوئی شفاعت کیسے کر سکتا ہے۔ پہلے وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کسی کے لئے بخشش مقدر ہے یا نہیں یا بخشش مناسب ہے کہ نہیں۔ اور جن کے گناہ بخشنے کے متعلق وہ فیصلہ فرما لیتا ہے کہ یہ اس لائق ہیں کہ کمزوریوں کے باوجود ان کمزوریوں کے نتیجہ سے ان کو محفوظ رکھا جائے جو عذاب ہے تو یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کسی انسان میں کمزوریاں نہ ہوں۔ بشریت کمزوری ہی کا دوسرا نام ہے۔ پس بشری کمزوریاں ہوں یا بالارادہ عصیان ہو دونوں صورتوں میں اللہ ہی بہتر جانتا ہے جس کی ملکیت سب کچھ ہے کہ اس میں سے کس کو میں نے معاف کر دینا ہے، کس کو نہیں کرنا۔ اب لفظ ملکیت کا معافی سے بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ عادل بعض گناہ بخش نہیں سکتا اور جو مالک ہے وہ جو چاہے کرے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ جس چیز کو چاہے بخش دے مگر جو چاہتا ہے وہی چاہتا ہے جو حکمت پر مبنی ہو۔ اس لئے شفاعت کا مضمون یہاں مختصراً یوں بیان ہوا۔ (-)

اب مَن کے تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں اول طور پر آنحضرت ﷺ مراد ہیں۔ کون ہے جسے وہ شفاعت کی اجازت دے سکتا ہے سوائے اس کے کہ خود وہی ہے جو اجازت دے سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کو اجازت دی گئی ہے اس پر کامل اعتماد ہے کہ وہ بوجوہ شفاعت کرنے کا اہل ہے۔ ان وجوہ میں ایک یہ کہ وہ کوئی ایسی شفاعت نہیں کر سکتا جو اللہ کی رضا کے خلاف ہو۔ کیونکہ اس کو شفاعت کا حق ہی اس کی کامل رضاجوئی کے نتیجہ میں ملا ہے۔ جو سو فیصد اللہ کی رضا پر نظر رکھتا ہے تو لازم ہے کہ جب وہ شفاعت کرے گا تو ایک ذرہ بھی ایسی بات نہیں کہہ سکتا جو رضائے باری تعالیٰ کو اس کے ہاتھ سے ضائع کر دے۔ وہ تو رضائے باری تعالیٰ سے چمٹا ہوا ہے۔

دوسرا شفاعت کا مضمون جیسا کہ حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات میں آپ کے سامنے پڑھوں گا شفع سے نکلا ہوا ہے۔ یعنی دو اور اس کی تفصیل کیا ہے یہ پیشتر اس کے کہ میں بیان کروں میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے حوالے پڑھ کر آپ کے سامنے رکھوں گا پھر آپ کو شفاعت کے حقیقی معنے سمجھ آئیں گے۔

اس کے بعد فرمایا (-) جن لوگوں کی شفاعت مقصود ہے جن کو بخشنا مقصود ہے ان کا ماضی بھی خدا پر روشن ہے ان کا مستقبل بھی خدا پر روشن ہے۔ ایک معنی شفاعت کے تعلق میں یہ بنتا ہے۔ کوئی چیز بھی خدا سے چھپی ہوئی نہیں اور جن کو اجازت دینی ہے شفاعت کی ان کا ماضی بھی اللہ پر روشن ہے اور ان کا مستقبل بھی خدا پر روشن ہے۔ اور اس آیت کے اس حصہ کے کچھ اور معانی بھی ہیں جس کے متعلق میں نسبتاً بعد میں تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔

(فرمایا) کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر، اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ مرضی کے بغیر احاطہ نہیں کر سکتی، جب مرضی ہو تو احاطہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ فرمایا (-) اتنا ہی یہ احاطہ کر سکتی ہے جتنا وہ چاہے۔ اور جب چاہے گا اس کو اتنا احاطہ بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیائے علم میں جتنا بھی انسان ترقی کرتا ہے یہ بھی مقدر کے تابع ہے۔ از خود انسان کے لئے علمی ترقی اس کا ذاتی خاصہ نہیں جب تک اس کی صلاحیتیں، اول تو صلاحیتیں بھی خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں، جب تک اس کی صلاحیتوں کو خدا ہر موقعہ کے لئے خاص اجازت نہ دے کہ اب ان صلاحیتوں کو اس حصے میں تم استعمال کر سکتے ہو۔ تو علوم کے جو باب تاریخ نے ہمارے سامنے کھولے ہیں ہر نئے باب کے کھلنے کا اس آیت کریمہ سے تعلق ہے۔ کہ (-) جب چاہتا ہے علوم کا ایک نیا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اس وقت چاہتا ہے جب انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ گویا کہ علوم کی دائمی ترقی کا اس آیت کریمہ کے ساتھ اور خصوصاً اس ٹکڑے کے ساتھ تعلق ہے (-)

پھر فرمایا (-) اس کا عرش زمین و آسمان پر حاوی ہے۔ اور کرسی علم کو بھی کہتے ہیں اور اس موقعہ پر علم کا ترجمہ بھی ممکن اور درست ہوگا کہ اس کا علم ساری کائنات پر محیط ہے۔

مابین ایدیھم وما خلفھم سے مراد کسی انسان کے جو فانی انسان ہے اس کے پس منظر اور اس کے سامنے آنے والے واقعات سے تعلق نہیں بلکہ کائنات میں جو کچھ بھی ہے اس کے ماضی سے تعلق ہے اور جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔

(فرمایا) اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔ یہ جو حصہ ہے (-) اس کے متعلق میں انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود (-) کے حوالوں سے ایک ایسا مضمون بیان کروں گا جو اس سے پہلے غالباً کسی مفسر کو نہیں سوجھا۔ اور بنیادی حصہ ہے۔ اس مضمون کو سمجھے بغیر اس آیت کریمہ کی سمجھ آہی نہیں سکتی۔ اس لئے یہ مضمون لازماً حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر وحی ہوا اور آپ پر روشن ہوا مگر اس کی تفاصیل کو جس طرح ظاہر کرنا مقدر تھا وہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود (-) کے سپرد فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے وحی کے طور پر آپ کو یہ مضمون سمجھایا ہے اور یہ وہ علوم کا دور ہے جس میں اس مضمون کا سمجھنا خدا پر ایمان قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اگر اس مضمون کی اہمیت کو آپ نہ سمجھیں تو یہ وہ زمانہ آگیا ہے جس میں خدا کا نام لینا بھی ایک جرم بن چکا ہے۔

اکبر کہتا ہے رقیبوں نے تھانے میں رپٹ لکھوا دی ہے کہ اس زمانے میں اکبر خدا کا نام لے رہا ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

یہ کوئی زمانہ ہے خدا کی باتیں کرنے کا۔ اور یہ زمانہ آج سے بہت پہلے کا زمانہ ہے۔ اکبر الہ آبادی کو مرے ہوئے بھی مدتیں گزر گئیں تو آج کے زمانے پر تو یہ اور بھی زیادہ صادق آتا ہے۔ اور واقعتہً جس قدر دہریت کا اس عالم پر پنجہ گاڑا گیا ہے اس سے پہلے غالباً کائنات میں کبھی بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اور اسی وقت ضرورت ہے آیت الکرسی کے مضامین کو روشن کرنے کی۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود (-) نے اس آیت الکرسی پر بہت عارفانہ قلم اٹھایا ہے۔ عارفانہ طور پر زبان کھولی اور زبان کے ذریعہ بھی ملفوظات میں اس بات کو بیان فرمایا اور قلم کے ذریعہ تحریروں میں اس کی تفاصیل بیان فرمائیں۔

اس مختصر تشریحی ترجمہ کے بعد میں اب ایک حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت ابن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس وقت یہ کہتے ہوئے سنا جب آپ اصحاب الصفہ کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اصحاب الصفہ میں سے کسی نے آنحضورؐ سے سوال کیا اور اس سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا اس کا تعلق آیت الکرسی سے ہے۔ کسی شخص نے کیا پوچھا۔ یہ پوچھا کہ قرآن میں کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (-) (سنن ابی داؤد کتاب الحروف و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القراءت) یعنی یہ آیت کریمہ جس کے اس حصے کی تلاوت آپ نے فرمائی یہ قرآن کریم میں عظیم ترین آیت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن کریم تمام تر "اللہ" کے لفظ کے گرد گھومتا ہے اس لئے جس آیت میں اللہ کے متعلق ایسے بیانات ہوں کہ اس جیسے بیان دنیا کی کسی کتاب میں نہ ہوں وہی آیت لازماً عظیم ترین ہوگی۔

اسی طرح سنن الترمذی ابواب فضائل القرآن میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' **ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے**۔ اصل میں چوٹی کے بجائے جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ کوہان بنتا ہے۔ تو جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے جو اونٹ میں سب سے اونچا ہوتا ہے اسی طرح آپ نے فرمایا ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک عظیم الشان آیت ہے جو قرآن کی آیات کی سردار ہے۔ یہ آیت الکرسی ہے۔

تو سورۃ البقرہ چوٹی اس آیت کی وجہ سے بنی ہے کیونکہ سب سے بلند آیت جو سارے قرآن میں موجود ہے وہ یہی آیت ہے اور جس سورۃ میں ہے لازماً یہ اس کا کوہان بن گئی۔ اس کوہان سے بھی اونچی نکل گئی۔

ایک اور حدیث صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا سے لی گئی ہے۔ یعنی صحیح مسلم کی کتاب سے اس باب کے تابع یہ حدیث یوں درج ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو منذر! کیا تو جانتا ہے کہ کتاب اللہ میں تیرے پاس کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اے ابو منذر! کیا تو جانتا ہے کہ کتاب اللہ کا جو حصہ تجھے یاد ہے اس میں سے کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر ایسی گہرائی کے ساتھ اور اس تفصیل کے ساتھ نظر رہتی تھی کہ یہ بھی علم رکھتے تھے کہ کس صحابی نے کون سی آیات یاد کرلی ہیں۔ اور چونکہ آپ کو علم ہونا ہی صحابی کے لئے ایک فخر کا موجب بنتا تھا اور جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے نتیجے میں میرے اس یاد کئے ہوئے میں برکت پڑے گی۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ میں یہ شوق تھا کہ جو قرآن حفظ کریں اس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مطلع رکھیں۔ تو جو بھی صورت تھی اس کا ضرور آنحضور کو علم تھا کہ سوال کو اب میں پورا کھول دوں تو پھر اس کو بات یاد آجائے گی۔ فرمایا۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتاب اللہ کا جو حصہ تجھے دیا ہے اس میں سے کون سی آیت عظیم ترین ہے۔ وہ فوراً سمجھ گئے۔ جس طرح پہیلی بجھانے کے لئے بعض دفعہ اشارے کئے جاتے ہیں تاکہ مضمون کی حقیقت کو پہیلی بوجھنے والا پاجائے۔ اسی طرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا تو بے اختیار عرض کی (-) بلاشبہ جو حصہ مجھے یاد ہے اس میں یہ عظیم ترین ہے۔ اور باتوں کے علاوہ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حدیث سو فیصد صحیح ہے کیونکہ ہر صحابی کو خصوصاً ابو منذرؓ کو تو سارا قرآن یاد ہی نہیں تھا۔ وہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ سارے قرآن میں یہ عظیم ترین ہے کیونکہ جتنا قرآن یاد نہیں اس میں پتہ نہیں کیا کیا اور چیزیں ہوں گی۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ٹکڑا اس کو یاد کرادیا۔ اس ٹکڑے میں ہے وہ آیت راوی کہتے ہیں اس پر آپؐ نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور فرمایا **اے ابو منذرؓ علم تجھے مبارک ہو۔ یہ آیت یعنی آیت الکرسی علم کا منبع ہے۔ پس اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اس آیت پر غور کرتے رہو تو تمہارا سینہ اللہ تعالیٰ علوم سے بھر دے گا**۔ اور اس کے اس حصہ کی طرف خصوصیت سے اشارہ تھا (-) کہ وہ اس کے علم کے ایک حصہ پر بھی قادر نہیں ہو سکتے' وہ احاطہ نہیں کرسکتے۔ سوائے اس حصہ کے جس پر اللہ تعالیٰ چاہے کہ ان کو علم ہو جائے۔ اتنا ہی علم پائیں گے جتنا خدا ان کو عطا فرمائے گا اور جب عطا فرمائے گا۔

اب اس آیت کریمہ میں لفظ الحی اور القیوم یہ دو جو صفات باری تعالیٰ بیان فرمائی گئی ہیں میں حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات سے الحی اور القیوم کے الفاظ کی مزید وضاحت کرتا ہوں۔ الحکم جلد 6 نمبر 10' 17 / مارچ 1902ء ص 6 میں یہ درج ہے۔

"جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ الحی اور القیوم۔

الحی کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا" یہ کیسے نکالا حضرت مسیح موعود (-) نے کہ الحی کا مطلب ہے "خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا" اس لئے کہ اللہ کے بعد یہ لفظ آئے ہیں۔ ایک ہی اللہ ہے اور اگر اس کے سوا کوئی زندہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں تو وہ ایسا زندہ ہے جو اپنی زندگی سے دوسروں کو بھی حصہ دیتا ہے۔ جب اس کے سوا ہے ہی کچھ نہیں تو زندہ چیزیں ہمیں کیسے دکھائی دے رہی ہیں۔ تو اس لئے حضرت مسیح موعود (-) نے الحی کی یہ تشریح فرمائی ہے۔ یہ نہیں کہا کہ زندہ ہے بلکہ فرمایا زندہ اور دوسروں کو زندگی دینے والا ہے۔

پھر فرمایا "القیوم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصل باعث" وہی استنباط جو حی کے ساتھ ہے وہی قیوم کے ساتھ ہے کہ خود بھی قائم اور دوسروں کو بھی قائم کرنے والا۔ ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔" ظاہری اور باطنی قیام۔ یہ دنیا میں جو ہم وجود دیکھتے ہیں ہمیں ان کا ظاہری قیام نظر آتا ہے۔ تو یہ ظاہری قیام بھی تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر مبنی ہے۔ جب تک وہ چاہے قائم رہیں گی۔ لیکن باطنی قیام کا ہمیں علم ہو ہی نہیں سکتا اور باطنی قیام بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فیصلے پر مبنی ہے۔ کوئی جتنا قیام چاہے اتنا عطا کرتا ہے یعنی قیام کے متعلق یہ کہنا کہ کوئی جتنا چاہے یہ دو معنے رکھتا ہے۔ ایک یہ کہ ہر شخص کا قیام ہر دوسرے شخص کے برابر نہیں ہوتا۔ ہر شخص کی صفات مختلف ہیں اور ان صفات پر استحکام الگ الگ ہے۔ اور ان صفات کے قائم ہونے کے متعلق بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ ایک شخص کا قیام دوسرے شخص کے قیام سے نہیں ملتا۔ تو باطنی قیام میں اس قیام کی گہرائی بھی مراد ہے کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو گہرائی میں قیام عطا فرمایا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود (-) کی تشریحات میں یہ سارے معانی موجود ہوتے ہیں اور آپ کی تحریر اس لئے عام آدمی کے لئے سمجھنی مشکل ہے کہ ایک ایک ٹکڑے پر ٹھہر ٹھہر کر جو ضرورت ہے سمجھنے کی وہ یا وقت میسر نہیں آتا یا انسان اتنی توجہ نہیں دے سکتا کہ اس کی گہرائی تک اتر کر دیکھ سکے۔

فرمایا "ہر ایک چیز کا ظاہری و باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حی کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں ایاک نعبد ہے اور القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے۔ اس کو ایاک نستعین کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔" اب یہ ایک استنباط ہے جو پھر آگے سمجھنا مشکل اور اس کا تعلق ذہن میں قائم کرنا یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔ یہ بھی اللہ کا احسان ہے اگر کسی کو ان امور کا باہمی تعلق معلوم ہو جائے۔ پس حضرت مسیح موعود (-) کو اللہ ہی نے یہ تعلق عطا فرمایا تھا اور اسی تعلق کو جو آپ نے سمجھا آپ نے مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے۔ مگر ہمارا کام یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر تفصیل سے غور سے دیکھیں اور سمجھیں کہ کیا تعلق ہے۔

فرمایا "حی کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے" حی کے لفظ کا عبادت کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ ایک مطلب یہ ہے کہ غلام کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اور اس کی زندگی کا انحصار مالک کی مرضی پر ہوا کرتا ہے۔ یعنی عبد دنیا میں تو ایسے بھی ہوں گے جو بھاگ سکتے ہیں اور اپنی زندگی کا انتظام باہر سے بھی تلاش کرسکتے ہیں۔ مگر جو اللہ کا عبد ہے وہ چاہے ظاہری عبد ہو یا حقیقی عبد ہو۔ اس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ زندگی خدا کی مرضی کے بغیر قائم رکھ سکے۔ تو یہ تعلق ہے جو عبد کے ساتھ حیات کا ہے۔ فرمایا "حی کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں ایاک نعبد ہے۔" اور حی کا لفظ یہ بھی چاہتا ہے۔ ایاک نعبد کی طرف اشارہ کرکے ان مضامین کو حضرت مسیح موعود (-) نے دہرایا نہیں جن پر دوسری جگہ تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ کہ صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔ یعنی یہ سمجھتے بھی ہیں کہ زندگی خدا کے سوا کسی کو حاصل ہی نہیں ہے اور سب کچھ اسی کا ہے۔ مالک وہ ہے۔ مالک یوم الدین کے کلام کے معاً بعد ایاک نعبد کا لفظ آتا ہے۔ تو یہ التجا کرتے رہے ہیں وہ بندے خدا کے جو حقیقت میں بندے ہیں۔ اور وہ بندے بھی جو حقیقت میں زندہ نہیں' ظاہری طور پر زندہ ہیں۔ وہ جب اس بات کو سمجھتے ہیں تو یہ ان کے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے ایاک نعبد۔

اب جہاں ظاہر کا تعلق ہے وہاں بعض دفعہ یہ کلام زبان حال کا کلام کہلاتا ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اعتراف کریں یا نہ کریں زندگی اس سے تلاش کرتے ہیں۔ اب دنیا میں جتنے خوراک کے ماہرین ہیں زیادہ سے زیادہ خوراک پیدا کرنے کی تجویزیں سوچتے ہیں اور بڑے بڑے سائنسی مخفی علوم دریافت کرتے ہیں تاکہ انسان کے خوراک کے مسائل حل ہو جائیں۔ حقیقت میں وہ سارے خوراک کے ذخائر تو اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ پس منہ سے کہیں یا نہ کہیں، مانیں یا نہ مانیں اور دنیا ہے ہی نہیں جہاں سے خوراک ڈھونڈ سکیں۔ جو دنیا ہے اللہ کی پیدا کردہ ہے اور ایاک نعبد کی آواز ان کی زبان حال سے ہر وقت نکلتی ہے لیکن کیسے بدنصیب ہیں کہ سمجھ کر یہ الفاظ کہنے کی ان کو توفیق نہیں ملتی۔ اور ان کو ملتی ہے جن کے نزدیک روحانی زندگی جسمانی زندگی سے زیادہ اہم ہے۔

اور ایاک نعبد اور اس کے ساتھ جو ایاک نستعین کا لفظ ہے اس میں یہ مضمون بھی داخل سمجھیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ سارے قرآن کی ماں ہے اور سورۃ فاتحہ میں ہر چیز ہے تو آیت الکرسی اس سے افضل کیسے ہو گئی۔ اصل میں آیت الکرسی کی جان بھی سورۃ فاتحہ ہی میں ہے۔ پس سورۃ فاتحہ کے مقابل پر نہیں کھڑی۔ سورۃ فاتحہ تو زندگی دینے والی ہے اس کے مضامین سے استفادہ کرنے والی آیت الکرسی ہے۔ اور وہ سارے مضامین جو آیت الکرسی میں بیان ہیں ان کا نچوڑ سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ اس لئے کوئی اس کو تضاد نہ سمجھے کہ کہیں حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ ہی سب کچھ ہے اور کہیں آیت الکرسی کے متعلق فرماتے ہیں کہ سب کچھ یہی ہے کوئی تضاد نہیں ان دو باتوں میں۔ اور اس نکتے سے ہمیں سمجھ آ جاتی ہے کہ کوئی تضاد نہیں۔ یہ چابی ہے اس بات کو سمجھنے کی ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

اور فرمایا "اور القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے" کیونکہ سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ جب زندگی حاصل کی اس زندگی کو قائم رکھنے کے لئے سہارا بھی تو چاہئے اور سہارا لفظ قیوم سے ملتا ہے اور لفظ قیوم کا دوسرا اظہار ایاک نستعین کے دو لفظوں سے ہوتا ہے۔ زندگی بھی تجھ سے لیتے ہیں، تیرے سوا کوئی زندگی دینے والا ہے ہی نہیں۔ اور اس زندگی کو جب تک تو چاہے گا قائم رکھے گا اور جس حد تک تو چاہے گا قائم رکھے گا۔ اس لئے ایاک نستعین سہاروں سے مدد لی جاتی ہے، سہاروں کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے۔ پس ایاک نستعین میں قیوم ہی کا مضمون ہے۔ فرمایا "القیوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو ایاک نستعین کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے" (الحکم جلد 6 نمبر 10 مورخہ 17/مارچ 1902ء ص 5) پس سہارا ہے تو سہی۔ ہر چیز کا وہی سہارا ہے مگر حضرت مسیح موعود (-) کی اس تحریر سے اس طرف ہمیں متوجہ فرمایا گیا ہے کہ طلب کیا کرو۔

اب کتنے ہیں جو نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں اور لازماً سبھی کرتے ہیں۔ ایک بھی ایسا انسان نہیں جو (-) نماز پڑھتا ہو اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے۔ مگر اس مضمون کو سمجھ کر ادا نہیں کرتے اور اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ سہارا ہے تو سہی مگر مانگنا بھی پڑتا ہے اور سہارا جتنا مانگو گے اتنا زیادہ سہارا انہیں ملتا چلا جائے گا۔ تمہاری تمام تر ترقی دائمی سہارے سے سہارا طلب کرنے میں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) سنۃ ولا نوم میں نیند اور اونگھ کا ملکیت کے ساتھ ایک گہرا تعلق بیان کرتے ہیں اور میں حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں ہی اس مضمون پر پہلے کچھ بات کر چکا ہوں مگر اب حضرت مسیح موعود (-) کے کلام کے حوالے سے اس مضمون پر پھر روشنی ڈالتا ہوں۔ اور پھر معذرت کے طور پر عرض ہے کہ یہ روشنی یہ مضمون ہم پر ڈالتا ہے مگر روشنی ڈالنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ اسے آپ کے لئے کھول رہا ہوں اس سے زیادہ اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

"حقیقی وجود اور حقیقی بقا" الحی القیوم۔ اس کو بظاہر پہلے بیان کرنا چاہئے تھا کیونکہ الحی القیوم کی بحث میں حضرت مسیح موعود (-) نے یہ مالکیت والا بھی مضمون بیان فرمایا ہے اور نیند اور اونگھ والا بھی۔ اس لئے اس عنوان کے تابع میں نے اس کو رکھا ہے۔ "حقیقی وجود اور حقیقی بقا اور تمام صفات حقیقیہ خاص خدا کے لئے ہیں۔ کوئی ان میں اس کا شریک نہیں۔ وہی بذاتہٖ زندہ ہے اور باقی تمام زندے اس کے ذریعہ سے ہیں۔ اور وہی اپنی ذات سے آپ قائم ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس کے سہارے سے ہے اور جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں ایسا ہی ادنیٰ درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں۔" اب لفظ جائز نہیں سے یہ مراد تو نہیں کہ خدا کے لئے بھی کسی نے شریعت بنائی ہوئی ہے کہ یہ جائز ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔ خدا کی اپنی شریعت ہے جو اس کی صفات کا نام ہے۔ شریعت دراصل اگر گہرے غور سے دیکھیں تو صفات باری تعالیٰ ہی کے اظہار کا نام ہے۔ تو اللہ اپنے لئے یہ جائز نہیں رکھتا یہ مراد ہے۔ اس کے لئے جائز نہیں۔ یعنی وہ اپنے لئے یہ جائز نہیں رکھتا کہ "ادنیٰ درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں۔ مگر دوسروں پر جیسا کہ موت وارد ہوتی ہے نیند اور اونگھ بھی وارد ہوتی ہے" پس موت ہی کی ایک قسم نیند اور اونگھ ہے۔ اس بارہ میں میں پہلے تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔

"جو کچھ تم زمین میں دیکھتے ہو یا آسمان میں وہ سب اسی کا ہے اور اسی سے ظہور پذیر اور قیام پذیر ہے" پس مالک کی یہ تشریح ہے کہ جو کچھ اس سے قیام پذیر ہے اس سے زندہ ہے اس کی لازماً ملکیت بھی اس کی ہو گی پھر۔ اور کوئی مالک ہو ہی نہیں سکتا۔ "جو کچھ تم زمین میں دیکھتے ہو یا آسمان میں وہ سب اسی کا ہے اور اسی سے ظہور پذیر اور قیام پذیر ہے۔ کون ہے جو بغیر اس کے حکم کے اس کے آگے شفاعت کر سکتا ہے۔ وہ جانتا ہے جو لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے۔ یعنی اس کا علم حاضر اور غائب پر محیط ہے۔" یعنی جو لوگوں کے علم سے غائب ہے لوگوں کے متعلق کہ وہ باتیں جو خود انسان کی اپنی نظر سے غائب ہیں خواہ وہ اپنے متعلق ہوں یا بیرونی دنیا کے متعلق یہ تمام غیوب اس آیت کریمہ میں بیان ہو گئے ہیں۔ "وہ جانتا ہے جو لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے یعنی اس کا علم حاضر اور غائب پر محیط ہے اور کوئی اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتا لیکن جس قدر وہ چاہے" (چشمۂ معرفت ص 261، 262) اب "بما" کا جو ترجمہ میں نے کیا تھا حضرت مسیح موعود (-) کا ترجمہ بعینہٖ اس کی تائید کر رہا ہے۔ احاطہ تو کر سکتا ہی نہیں مگر اس کا جس قدر وہ چاہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) کا ایک لمبا اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور وہ ہے اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں (-) فرمایا "اب بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ کس بلاغت اور لطافت اور متانت اور حکمت سے اس آیت میں وجود صانع عالم پر دلیل بیان فرمائی گئی ہے۔" میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ یہ دور لاعلمی کے نتیجہ میں جہالت جو اس وقت دنیا پر چھا گئی ہے اس کے نتیجہ میں ' دہریت کا دور ہے۔ لیکن اس آیت میں دہریت کے خلاف ایک ایسی دلیل دی گئی ہے جس کا کوئی رد نہیں ہے۔ کوئی توڑ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے اسی آیت سے جو علم کامل کا منبع ہے ہمارے سامنے وہ دلیل کھول دی ہے۔ "بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ کس بلاغت اور لطافت اور متانت اور حکمت سے" بعض دفعہ بہت بڑی دلیل بیان کی جائے تو اس کے ساتھ ایک جوش بھی آ جایا کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے اندر تو کوئی جوش نہیں ہوتا۔ اس نے دلیل پیش کی ہے فرمایا بڑی لطافت کے ساتھ اور متانت کے ساتھ ' وقار کے ساتھ ان باتوں کو بیان فرمایا ہے اور حکمت کے ساتھ۔ اس دلیل میں گہری حکمت ہے جس کو سمجھنا پڑے گا۔ غور سے دیکھو گے تو حکمت سمجھ آئے گی۔ "اس آیت میں وجود صانع عالم پر دلیل بیان فرمائی ہے۔ اور کس قدر تھوڑے لفظوں میں معانی کثیرہ اور لطائف حکمیہ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔" بہت ہی تھوڑے لفظوں میں اتنا عظیم الشان مضمون بیان ہوا ہے کہ کوئی نظیر آپ کو کائنات میں کہیں اور دکھائی نہیں دے گی۔ "اور مافی السموت ومافی الارض کے لئے ایسی محکم دلیل سے وجود ایک خالق کامل الصفات کا ثابت کر دکھایا ہے جس کے کامل اور محیط بیان کے برابر کسی حکیم نے آج تک کوئی تقریر بیان نہیں کی" اب بار بار لفظوں میں اس صورت میں استعمال ہونے والے لفظوں کی طرف اشارہ فرما رہا ہے۔ ولا یحیطون بشیء میں جو لفظ احاطہ آیا ہے اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف اپنے تفسیری بیان میں بھی جگہ جگہ ایسے اشارے کردیئے ہیں کہ انسان چاہے تو اس طرف ذہن منتقل ہو کے مزید اس میں ڈوب کر مزید اس سے استفادہ کرسکے۔

"کسی حکیم نے آج تک کوئی تقریر بیان نہیں کی بلکہ حکماء ناقص الفہم نے ارواح اور اجسام کو حادث بھی نہیں سمجھا اور اس راز دقیق سے بے خبر ہے کہ حیات حقیقی اور ہستی حقیقی اور قیام حقیقی صرف خدا ہی کے لئے مسلم ہے" مطلب یہ ہے کہ ان کا حادث ہونا سمجھ نہیں سکے۔ جو چیز حادث ہو وہ ہمیشہ سے نہیں ہوتی۔ تو حضرت مسیح موعود(-) کا بیان فرمانے کا منشا ہے کہ اجسام کو حادث بھی نہیں سمجھا یعنی یہ بھی نہیں پتہ کہ اجسام حادث ہوتے کیسے ہیں۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلنا چاہئے اور "اس راز دقیق سے بے خبر ہے" یہ مطلب ہے حادث نہ سمجھنے کا "اس راز دقیق سے بے خبر ہے کہ حیات حقیقی اور ہستی حقیقی اور قیام حقیقی صرف خدا ہی کے لئے مسلم ہے۔"

یہ وہ دلیل ہے جس کو کھولنے کی ضرورت ہے۔ اب دو تین منٹ میں جتنا خطبے کا وقت ہے میں اتنے حصہ کو آپ کے سامنے کھول کر بیان کر دیتا ہوں۔ **"حقیقی طور پر زندگی اور بقاء زندگی صرف اللہ کے لئے حاصل ہے جو جامع صفات کاملہ ہے۔ اس کے بغیر کسی دوسری چیز کو وجود حقیقی اور قیام حقیقی حاصل نہیں اور اسی بات کو صانع عالم کی ضرورت کے لئے دلیل ٹھہرایا۔"**

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

اب حادث وہ ہوتا ہے جو وقوع پذیر ہو اور ابدی نہ ہو اور اگر وقوع پذیر ہونے والی چیز اپنی ذات میں بہت پیچیدگیاں رکھتی ہے اور بہت گہرائی رکھتی ہے اور بڑی عظیم الشان ترکیب رکھتی ہے تو حادث ہو ہی نہیں سکتی سوائے اس کے کہ کوئی اور اس کو پیدا کرے۔

پس جب ساری کائنات حادث ہے تو یہ اس حادث ہونے کا مطلب بھی تو سمجھو کہ پہلے نہیں تھی۔ جب نہیں تھی اور وجود میں آئی تو اس طرح وجود میں آئی کہ اس کے اندر بہت سی پیچیدگیاں ہیں اور ترکیب ہے اور ترتیب ہے تو ظاہر بات ہے کہ اس کے لئے اس سے پہلے کسی صاحب حکمت وجود کا ہونا لازمی ہے جو گہرائی کے ساتھ ان باتوں کو سمجھتا ہے جو باتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ ورنہ ان کو سمجھے بغیر اس میں داخل ہی نہیں کرسکتے۔ کوئی پینٹر کوئی پینٹنگ ایسی نہیں کرسکتا، لغو بچوں والی پینٹنگ تو اور بات ہے مگر جو حقیقی پینٹنگ ہے اس کو سمجھنے والا بھی وہ اعلیٰ درجہ کا پینٹر ہی ہوتا ہے کیونکہ پینٹ کرتے وقت اس کے ذہن میں جو باتیں ہیں وہ دیکھنے والا پوری طرح سمجھ بھی نہیں سکتا۔ لیکن مضمون بڑے گہرے ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ آرٹ گیلریوں میں ایک ہی تصویر کے سامنے بعض لوگ بیٹھے رہتے ہیں سارا دن وہیں گزار دیتے ہیں اور سیر کرنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بیٹھے کیوں ہیں۔ وہ گزرتے چلے جاتے ہیں حالانکہ وہاں ٹھہرنے سے جو مضامین سمجھ آسکتے ہیں وہ گزرنے سے نہیں آسکتے۔ اس سلسلہ میں میں اگلے حوالے کے تعلق میں ایک دانشور کی بات بھی بیان کروں گا جس کا اسی مضمون سے گہرا تعلق ہے مگر اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے انشاء اللہ باقی باتیں اگلے خطبہ کے لئے رکھ لیتا ہوں اور اس میں اس آیت کریمہ سے تعلق رکھنے والی باتیں انشاء اللہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کیونکہ

تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے کہ وہ چاہے۔ پس اگر اللہ نے چاہا تو انشاء اللہ میں اگلے جمعہ میں باقی حصہ مضمون کا بیان کروں گا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 2-اپریل 1999ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 11- مئی 1999ء

12-35 a.m.	ترکی پروگرام۔
1-10 a.m.	روحانی خزائن۔
1-45 a.m.	ڈاکومنٹری سپین۔
2-05 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
3-20 a.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-15 a.m.	لقاء مع العرب
6-30 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ نابینا لوگوں کی کرکٹ
6-50 a.m.	اردو کلاس۔
8-05 a.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
8-40 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-10 a.m.	پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 24-10-97
12-10 p.m.	کوئز۔ روحانی خزائن۔
12-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m.	فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 p.m.	خطبہ جمعہ۔ 99-3-17
5-50 p.m.	بنگالی سروس۔
6-50 p.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-00 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو سیشن۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m.	اردو کلاس۔

بدھ 12- مئی 1999ء

12-40 a.m.	نارویجین سروس۔
1-10 a.m.	ہماری کائنات۔
1-40 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
2-45 a.m.	فرنچ زبان سیکھئے۔
3-15 a.m.	تقریر۔ خلافت کی برکات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب
6-08 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
6-45 a.m.	اردو کلاس۔
7-50 a.m.	فرنچ زبان سیکھئے۔
8-20 a.m.	تقریر۔ برکات خلافت۔
9-05 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
11-05 a.m.	سواحیلی سروس۔ سیرت النبی ﷺ
11-55 a.m.	درس الحدیث۔
12-15 p.m.	ہماری کائنات۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m.	جرمن زبان سیکھئے۔
5-10 p.m.	تبرکات۔ تقریر مولانا ابوالعطاء صاحب جلسہ سالانہ ربوہ 1955ء
6-00 p.m.	بنگالی سروس۔
7-05 p.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-05 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
8-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ علمی اور تفریحی پروگرام۔
9-00 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔

جمعرات 13- مئی 1999ء

12-45 a.m.	فرنچ پروگرام۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی زندگی۔
1-05 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ۔
1-15 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ ہنر
1-40 a.m.	انگریزی کا صحیح استعمال۔ از پاکستان۔
2-00 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
3-20 a.m.	جرمن زبان سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
5-15 a.m.	لقاء مع العرب
6-25 a.m.	تبرکات۔ تقریر جلسہ سالانہ 1955ء
7-10 a.m.	اردو کلاس۔
8-20 a.m.	جرمن زبان سیکھئے۔
8-55 a.m.	ملاقات۔ 95-12-3
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
11-00 a.m.	سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ 97-5-23
12-20 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ ہنر
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m.	عربی زبان سیکھئے۔
4-55 p.m.	فرام دی آرکائیوز مجلس سوال و جواب 85-12-27۔
6-00 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-25 p.m.	اردو کلاس
11-30 p.m.	لقاء مع العرب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ایڈیٹر "انصاراللہ" ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھتیجا عزیزم اظہر احمد ولد برادرم مکرم غلام قادر صاحب مرحوم محلہ دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ 7۔ مئی 1999ء کو صبح 4 بجے جھنگ کے نزدیک بس کے حادثہ میں (عمر 25 سال) انتقال کر گیا ہے عزیز موصوف راجن پور سے براستہ جھنگ ربوہ آرہا تھا۔ کہ جھنگ کے قریب سامنے سے جاتے ہوئے ٹرک سے حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں دماغ پر شدید چوٹ آئی فوری طور پر سول ہسپتال جھنگ صدر میں طبی امداد پہنچائی گئی مگر شدید چوٹ کے باعث جانبر نہ ہو سکا اور 9 بجے ہسپتال میں انتقال کر گیا۔

ضروری کارروائی کے بعد عزیز کی میت ربوہ لائی گئی۔ اور اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک میں نماز جنازہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی قبرستان میں عام تدفین کے بعد مکرم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔

عزیزم مرحوم ایک مخلص اور دلیر خادم تھے اس کی جواں سال موت ضعیف والدہ اور بہنوں بھائیوں کے لئے شدید صدمہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے جملہ بہنوں بھائیوں والدہ اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

○ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام اللہ نمبردار صاحب مرحوم چک نمبر 43 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا حال دارالنصر غربی 17/1 ربوہ مورخہ سوموار 3۔ مئی 1999ء کو وفات پا گئی ہیں۔ محترمہ موصیہ تھیں نیک اور مہمان نواز تھیں۔ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب 9۔ پینار (رفیق مسیح موعود) کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام حسن صاحب نمبردار کی والدہ تھیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے خزاں سمسٹر 99ء میں مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (اردو۔ اسلامک سٹڈیز۔ ایجوکیشن)

2۔ ایم فل (اسلامیات۔ اقبالیات)

3۔ ماسٹرز (تاریخ۔ پاکستان سٹڈیز۔ کمیونٹی ہیلتھ۔ اسلامیات۔ TEFL۔ اکنامکس)

4۔ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (نیوٹریشن۔ وومن سٹڈیز۔ کمپیوٹیشنل فزکس)

5۔ بیچلرز (BA۔ بی کام۔ ابلاغیات۔ لائبریری سائنس)

6۔ بیچلر کمپیوٹر سائنس۔ ڈپلومہ کمپیوٹر (DCM-DCA)

7۔ انٹرمیڈیٹ۔

8۔ سی ٹی (خواتین نے انٹرمیڈیٹ میں 45 فی صد اور مردوں نے کم از کم 50 فی صد نمبر حاصل کئے ہوں)

9۔ میٹرک

10۔ مختلف ٹیکنیکل و مختصر المیعاد کورسز۔

فارم ملک میں مختلف علاقائی دفاتر سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔ جون 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

تقریب شادی

○ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم رفیق حضرت مولانا محبوب عالم صاحب کی پڑپوتی عزیزہ شاہدہ سلطانہ بنت مکرم مولانا عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب بہمراہ عزیز مکرم مبارک احمد ولد منشی سید احمد صاحب مورخہ 99-4-15 کو عمل میں آئی۔ نکاح کا اعلان محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے کیا اور دعا کروائی۔ روانگی کے وقت بچی کے والد نے پرسوز دعا کے ساتھ رخصت کیا۔

مکرم مبارک احمد صاحب حضرت مولانا محبوب عالم صاحب کے حقیقی بھائی میاں نیک عالم عرف مولوی عبدالحلیم کے پڑپوتے ہیں۔ اس طرح یہ شادی دونوں بزرگ بھائیوں کی تیسری نسل میں مزید قرب کا باعث بنی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔

درخواست دعا

○ عزیز ثمر احمد (واقف نو) ابن مکرم قمر احمد عامر صاحب مربی ضلع راجن پور نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ درست عربی تلفظ کے ساتھ مکمل کر لیا ہے۔ اسی سال وہ Prep کلاس میں 241/250 نمبر لے کر اول آیا ہے۔ احباب کرام سے بچے کے لئے مزید دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ "تحریک جدید اس امر کی متقضی ہے کہ ہر احمدی فیصلہ کر لے کہ اس نے بہرحال اس تحریک میں حصہ لینا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو جس کے سارے کے سارے افراد تحریک جدید میں شامل نہ ہوں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چین میں امریکہ کے خلاف مظاہرے

بلغراد میں نیٹو کے فضائی حملوں کے نتیجہ میں چینی سفارتخانہ تباہ ہو گیا۔ سلامتی کونسل سمیت دنیا کے اکثر ممالک نے چینی سفارتخانہ کی تباہی پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ چین نے اپنے سفارتخانے پر حملے کے واقعہ پر سلامتی کونسل میں اپنی درخواست پیش کی اور مطالبہ کیا کہ سفارتخانے پر حملہ کے واقعہ کو جنگی جرم قرار دیا جائے۔ صدر کلنٹن نے واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ فضائی حملے جاری رہیں گے۔ چین کے مختلف شہروں میں عوام نے امریکہ کے خلاف مظاہرے کئے۔ امریکی اور برطانوی سفارتخانوں پر پتھراؤ کیا امریکی نے چین میں اپنا سفارتخانہ بند کر دیا ہے۔ چینی نائب صدر نے کہا ہے کہ حکومت سفارتکاروں کی حفاظت کرے گی۔

بامیان شہر کا دوبارہ قبضہ

طالبان نے بامیان شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ حزب وحدت صرف ایک ماہ تک بامیان پر قبضہ برقرار رکھ سکی۔ طالبان نے حاجی گاک درے پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ حزب وحدت نے 50 فوجیوں کو قیدی بنانے اور متعدد کی ہلاکت کا دعویٰ کیا ہے۔

۱۱ ہزار طلباء نااہل

بنگلہ دیش میں امتحان کے دوران ناجائز ذرائع استعمال کرنے پر ۱۱ ہزار طلباء کو نااہل قرار دیا گیا ہے۔ امتحان کے پہلے روز 4 ہزار طلباء نقل کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے کئی مقامات پر پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔ اساتذہ پر بھی تشدد کیا گیا۔

عراق پر حملہ

عراق پر امریکی طیاروں کے حملہ سے تین افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے ہیں۔ طیاروں نے حملہ عراقی ریڈار کی زد میں آنے کے بعد کیا۔ 18 بم گرائے گئے۔

کرد اور سرکاری فوج میں لڑائی

ترکی میں کردوں اور سرکاری فوج کے درمیان شدید لڑائی کے نتیجہ میں 18۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

دو ہزار کشمیری غائب

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں دو ہزار کشمیری غائب کر دیئے ہیں۔ غائب کئے جانے والوں میں تاجر و کلاء، محنت کش اور کسانوں سمیت تمام عمر اور پیشوں کے لوگ شامل ہیں۔

وبائی امراض کا خطرہ

کوسووو کے مہاجرین میں ناقص غذا، تھکن اور صدمات کی وجہ سے وبائی امراض پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہزاروں مہاجرین پناہ کے لئے روزانہ مقدونیہ پہنچ رہے ہیں۔ مہاجر کیمپوں میں پیچش، ہیضہ اور یرقان جیسے امراض پھیل سکتے ہیں۔

بھارت میں گرمی کی شدت

بھارت میں گرمی کی شدت سے مرنے والوں کی تعداد 238 ہو گئی ہے۔

13۔ مجاہدین شہید

کشمیری مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں 13۔ مجاہدین شہید ہو گئے۔

بنگلہ دیش میں کشتی الٹ گئی

بنگلہ دیش میں کشتی بھنور میں پھنس کر الٹ جانے سے 300 افراد ہلاک ہو گئے۔ کشتی میں گنجائش سے زیادہ 400۔ افراد سوار تھے۔ 100۔ افراد کو زندہ بچا لیا گیا۔ بدقسمت کشتی بادلیال سے روانہ ہوئی۔ اور لکشمی پور کے قریب دریائے میگھنا میں ڈوب گئی۔

بھارت میں سیلاب

بھارت کے شمال مشرقی تری پورہ کے ضلع دھرنگر سب ڈویژن میں تازہ سیلاب کے بعد کم از کم تین ہزار لوگوں نے امدادی کیمپ میں پناہ لے لی ہے۔ تری پورہ کے علاقہ میں پل اور سڑکیں تباہ ہو گئیں۔

درجنوں مسلمانوں کا قتل

ایک سرب فوجی کی ہلاکت کے بعد درجنوں مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں مہاجرین کو رات گزارنے کے لئے جگہ نہ مل سکی۔ چھ ہزار مہاجرین مورنیا کی سرحد پار کر کے البانیہ میں داخل ہوئے جہاں وہ کیوکس کے ثقافتی مرکز کی عمارت میں ٹھونس دیئے گئے۔ سینکڑوں مہاجرین بذریعہ ٹرین جب مقدونیہ کی سرحد پر پہنچے تو انہیں ان کے گاؤں واپس بھیج دیا گیا جہاں سے وہ اگلے روز کیوکس پہنچے۔

کوسووو میں پناہ گزینوں پر حملہ

سرب فوج مقدونیہ میں کوسووو کے پناہ گزینوں پر حملے کر رہی ہے۔ ان کے حملہ سے بچنے کے لئے 60۔ ہزار کوسووو مہاجرین البانیہ منتقل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ لوگ قافلوں کی شکل میں البانیہ کی سرحدوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے بیماریاں پھوٹ پڑنے کا خطرہ ظاہر کیا ہے۔

کانگو میں خطرناک وائرس

کانگو میں ایڈز سے بھی خطرناک وائرس نے تباہی مچا دی ہے۔ ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں صرف ایک گاؤں میں 350۔ افراد ہلاک ہوئے۔ پولیس نے اجتماعی قبروں میں دفن کر دیا اس بیماری میں پہلے بخار ہوتا ہے پھر ایک ہفتے میں موت واقع ہو جاتی ہے۔

ورک پرمٹ کی فیس دگنی

سعودی عرب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ غیر ملکی لوگ جو سعودی عرب میں کام کرتے ہیں انکے ورک پرمٹ کی فیس دوگنی کر دی جائے۔ اس فیصلے سے سعودی عرب کو 3ء21 ملین ڈالر کی آمدنی ہوگی۔

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیئے ہم سے رجوع کریں
لاہور۔ فون: 5150862-844862

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 44 درجے سنٹی گریڈ
11- مئی- غروب آفتاب- 6-58
12- مئی- طلوع فجر- 3-37
12 مئی- طلوع آفتاب 5-11

پاک سعودی تعلقات پاکستان اور سعودی عرب نے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو مزید فروغ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں پہلے سے قائم شدہ معاشی و تجارتی اور ٹیکنیکل تعاون کے فروغ کے لئے بنائے گئے پاک سعودی مشترکہ کمیشن کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے دورہ پاکستان کے خاتمہ پر جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا اس میں کہا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر علاقے میں امن ممکن نہیں۔

این جی اوز کا خاتمہ پنجاب کے صوبائی وزیر سوشل ویلفیئر سید بنیامین رضوی نے اپنی پریس کانفرنس میں بتایا کہ پنجاب میں 1941 این جی اوز ختم کر کے ان کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی رجسٹریشن بھی منسوخ کر دی گئی ہے اور منسوخی کا نوٹیفیکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ جبکہ 141 ایسی ہی تنظیموں کے بارے میں تحقیقات کی جا رہی ہے اور 944 این جی اوز نے اپنی کارکردگی درست کرنے کے لئے 3 ماہ کی مہلت مانگ لی ہے۔ محکمہ انڈسٹریز نے بھی ایسی ہی 29500 این جی اوز کی رجسٹریشن کر رکھی ہے ان کی بھی تحقیقات جاری ہے۔ انہوں نے کہا ایسی مذہبی جنونی تنظیموں کو بھی ختم کر دیا جائے گا جو اس آڑ میں دیگر مقاصد کے لئے کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ غیر سرکاری تنظیمیں بلیک میلنگ ذاتی مفادات کے تحفظ اور ناپسندیدہ سرگرمیوں میں ملوث تھیں۔

بینظیر کی واپسی سابق وزیر اعظم اور موجود اپوزیشن لیڈر محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان پر عائد کئے جانے والے الزامات سے عوام پریشان ہیں۔ انہوں نے دوبئی میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں جلدی واپس وطن جانے کے حق میں تھی تاکہ اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کا سامنا کر سکوں لیکن میرے ہمدردوں نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ میرا وقت سے پہلے پاکستان واپس آنا میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ وہاں مجھے شدید تشدد کا نشانہ بنایا جائے اس لئے میں نے فی الحال پاکستان واپس جانے کا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔

نواز شریف کا دورہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف گذشتہ روز مختصر دورے پر ابو ظہبی روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد وہ منگل کو برونائی اور سنگاپور کے پانچ روزہ دورے پر روانہ ہو گئے۔

شہباز شریف کا دورہ جنوبی کوریا وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کوریا کا پانچ روزہ دورہ کریں گے۔

چار غیر ملکی ۱۱ ملکی کمپنیاں بند زائد المیعاد ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے وزارت صحت نے چار ملٹی نیشنل اور گیارہ ملکی کمپنیاں بند کر دی ہیں۔ مقامی کمپنیوں کا نام استعمال کرنے والی دو نمبر ادویہ ساز فرموں کے چھ کیس راولپنڈی اور فیصل آباد کی ڈرگ کورٹس میں بھجوا دیئے گئے۔ ملک بھر میں ڈرگ انسپکٹروں کو مجسٹریٹوں کے ہمراہ چھاپے مارنے کی ہدایت کر دی گئی۔

دن پورے ہو گئے پیپلز پارٹی کے لیڈر خالد کھرل نے کہا ہے کہ حکومت کے دن پورے ہو گئے۔ دھڑن تختہ کر دیں گے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں خود سوزیاں معمول بن گئی ہیں۔ حکمران جشن منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

ڈسکہ مسجد پر فائرنگ ڈسکہ میں محلہ حق پورہ میں مسجد پر فائرنگ سے 3- نمازی اور قریب کھڑی ہوئی دو خواتین شدید زخمی ہو گئیں۔ حملہ آور فرار ہو گئے۔

کراچی میں 30- گرفتار کراچی میں مڈنائٹ آپریشن کے دوران پیپلز پارٹی کے 30 سے زائد کارکن گرفتار کر لئے گئے۔

فروغ دیا جا رہا ہے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے بتایا ہے کہ ملک میں امانت اور دیانت کے کلچر کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ پولیس سے رشوت خور افسروں کو فارغ کر کے عوام سے محبت اور جرائم سے نفرت کرنے والے نوجوانوں کو بھرتی کیا جائے گا۔ فیصل آباد کی تمام سڑکیں ڈیڑھ سال میں بنانے کی ہدایت کر دی گئی۔

بی بی سی کو نصیحت وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے بی بی سی کو نصیحت کی ہے کہ وہ ضابطہ اخلاق کی پاسداری کرے۔ بی بی سی کے ڈائریکٹر جنرل کے نام ایک خط میں انہوں نے کہا کہ بی بی سی کا معیار اور پیشہ وارانہ صلاحیت تحریف کا شکار ہو رہی ہے۔ پاکستان کے بارے میں قابل اعتراض فلموں کی نمائش پر انہوں نے تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی بی سی کی ایک ٹیم پاکستان آئی جس نے بظاہر کاروباری مقاصد کا ویزا حاصل کیا مگر دراصل اس کا مقصد ایک سیاسی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے ایک فلم کی تیاری تھا۔

پاک بھارت مذاکرات پاک بھارت مذاکرات طے شدہ اوقات کے مطابق شروع کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ تاہم فریقین جون میں ہونے والے مذاکرات کی قطعی تاریخ پر متفق نہیں ہو سکے۔

7- روپے کمی آٹے کی تھیلے کی قیمت میں 7- روپے کمی کر دی گئی ہے۔ یہ اعلان فلور ملز کے نمائندوں نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے دوران کیا۔

بینظیر کی جنگ بینظیر بھٹو اپنے سیاسی بقا کی جنگ لندن بیٹھ کر لڑیں گی۔ وہ دوبئی میں اپنا مرکز بنانے سے مایوس ہو گئی ہیں۔ ریڈیو ایشیا کی عمارت میں ان کا سیکرٹریٹ قائم ہو گا۔ مستقبل قریب میں پاکستان آنے کا امکان نہیں۔

صرف ایک سال بعد سیاسی ماہرین نے کہا ہے کہ صرف ایک سال بعد بھارت کے ایٹمی دھماکوں نے اپنا اثر کھو دیا ہے۔ عوام میں پائی جانے والی خوشی تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ مختلف حلقوں کی جانب سے تنقید میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بھارتی یونین لیڈر نے کہا کہ دھماکوں نے عام آدمی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔

چھوٹے صوبوں کے خدشات پنجاب کے سابق گورنر میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ چھوٹے صوبوں کے خدشات اور انکی شکایات دور کی جائیں دوسرے صوبوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہونا چاہئے۔ پنجاب کو محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے۔

پاکستان کے ذمے سود منصوبہ بندی کمیشن کے سربراہ احسن اقبال نے کہا ہے کہ دفاع اور قرضوں پر سود کی ادائیگی کا حجم 330- ارب روپے ہے۔ بحیثیت قوم ہم اپنے اندر تبدیلی نہ لائے تو آئندہ صدی ہمیں مگرمچھ کی طرح نگل جائے گی۔

وارم اپ میچ ورلڈ کپ سے پہلے وارم اپ میچ میں پاکستان کی ٹیم نے شاندار بیٹنگ کی اور آٹھ وکٹوں پر 272- رنز بنائے بارش کی وجہ سے میچ مکمل نہ ہو سکا۔

امداد مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں بسا اوقات آمد میں کمی نادار مریضوں کے لئے محرومی کا موجب ہو جاتی ہے بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم کا عنوان "شجاعت" ہے جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15- جولائی 99ء ہے۔ قائدین زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

آپ کی جملہ ہومیو پیتھک ضروریات پورا کرنے والا ادارہ
محمود ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ

ہمارے ہاں جستی روم کولرز *گیزر *کوکنگ رینج *روم ہیٹر *ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے-
الفضل الیکٹرونکس
☎ 5114822
5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

DOCTORS ! ڈاکٹرز
700 کیوریٹو میڈیسنز
700 Curative Medicines
ہومیو پیتھ' ایلوپیتھ اور یونانی معالجین کی انتہائی پسند Craze ہے کیوں؟ کسی بھی شدید بیماری کے نام کے فوری اثر کیوریٹو کیپسولز (200) Curative Capsules یا کسی بھی پرانی مرض کے نام کی 1000,200 دس ہزار اور لاکھ طاقت کی چار خوراکی کیور Cure کا فری سیمپل کوالیفائیڈ حضرات طلب فرمائیں اور پھر نتیجہ آپ خود دیکھیں اور ہمیں لکھیں- خادمان خلق
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 ہیلپ 771,419
فیکس (04524) 212299

ایم اے ایم ایس سی اساتذہ کے زیر نگرانی
داخلہ جاری ہے
داخلہ تحریری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہو گا
سکالرز انگلش اکیڈمی بشمول ناصر پبلک سکول
رجسٹرڈ / منظور شدہ
نرسری تا میٹرک سائنس و آرٹس
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ فون 550